

ہنگامہ زبونی بہت ہے ، افعال

نہیں میرزا خود

کہتے ہیں :

حاصل نہ کیجے دہر سے ، عبرت ہی کیوں نہ ہو
وارستگی بہانہ بیگانگی نہیں !

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ

جب ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائی کیا

اپنے سے کر ، نہ غیر سے ، وحشت ہی کیوں نہ ہو

قطع کیجے نہ تعلق ہم سے

کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی ہے

۲۔ لغات ۔

اختلاط : میل جول ۔

شرح : ضعف

اتنا بڑھ گیا کہ میل

جول قائم رکھنے کی

بھی تاب نہ رہی ۔

حالت یہ ہے کہ محبت کا نقش بھی دل کے لیے ایک ایسا

بوجھ معلوم ہوتا ہے ، جو برداشت نہیں کیا جاسکتا ۔

اس شعر میں بھی صرف ضعف کی شدت واضح کرنا مقصود ہے ، یہ نہیں کہ

محبت ہی سے بیزار ہو گئے ۔ اسلوب بیان ایسا اختیار کیا کہ جو چیز ہمیں سب

سے بڑھ کر عزیز ہے بلکہ ہمارے لیے روح و رواں کی حیثیت رکھتی ہے یعنی

محبت ، وہ بھی ایسے ضعف میں بار محسوس ہو ۔

۳۔ لغات ۔ برسبیل شکایت : شکایت کے طور پر ، گلے کے

رنگ میں ۔

شرح : اے محبوب ! مجھے تجھ سے یہ گلا ہے کہ غیر کا ذکر مجھ سے

کیوں کیا ؟ مانا کہ تیرا مقصد اس کی شکایت کرنا تھا ، لیکن مجھے شکایت کے

رنگ میں بھی اس کا ذکر گوارا نہیں ۔